تفسیر قران ۲۱	۱۲۔ ابریل۔ ۲۰۲۰

'اھدنا الصراط المستقیم'

آیت کے الفاظ (مفردات) کے معنیٰ:

اھدنا: ھدایت

- ھدایت یعنی: ارشاد۔رہنمائی (guidance)
- اس کا opposite ضلال ہے

ولاالضالین: ضلال

- یعنی کسی کو گمراہ کرنا (آغا خوئی کے مطابق)

صراط:

- یعنی استہ جو کسی مقصد تک پہنچے
- صراط باطل بھی ہو سکتا ہے اور حق بھی
- دو معنوں میں استعمال:

۱۔ حسّی معنیٰ: جسے انسان sense کر سکتا ہے

۲۔ غیر حسی معنیٰ: مثلاً: الاحتیاط طریق النجات (احتیاط نجات کا راستہ ہے)۔اللہ کی اطاعت جنت کا راستہ ہے

یہاں کوئی ایسا راستہ نہیں ہے جسے انسان حس کر سکے

مستقیم: استقامت

- یہ صراط کی صفت ہے
- اسکا مطلب: **الاعتدال**: انسان دائیں یا بائیں جانب نا جائے بلکہ درمیانہ راستہ اختیار کرے
- عدل سے نکلا ہے

مقصود: خدا کی رضا اور ہمیشہ ہمیشہ کی نعمت یہاں: جس راستے پر چل کر انسان ابدی نعمت یا خدا کی رضا تک پہنچ جائے گا

پس یہاں راستے سے مراد: وہ سیدھا راستہ کہ مخلوق:خدا کی اطاعت کرے اور معصیت یا غیر کی عبادت نہ کرے

- آیات:

شوری:۵۲:وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ

'اے خدا تو ہدایت دیتا ہے صراط مستقیم کی طرف'

انعام ۱۲۶: وَهَٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ

'یہ تیرے رب کا راستہ ہے جو سیدھا ہے'

آل عمران ۵۱إِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ

'بے شک اللہ میرا اور تمہارا رب ہے پس اس کی عبادتکرو یہی صراط مستقیم ہے' اسکی اتباع کرو، دوسرے راستوں کی اتباع نہ کرو، کہ اللہ کہ راستے سے بھٹک جاؤگے'

یس ٦١ وَّاَنِ اعۡبُدُوۡنِىۡ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ

'اور اللہ کی عبادت کرو یہ سراط مستقیم ہے'

- ملاحظہ: آیات میں :مصداقِ صراط مستقیم: اللہ کی عبادت

انعام:۱۵۲،۱۵۳وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا

'اللہ کے وعدوں کو وفا کرو، اس کی وصیت کرتا ہے اللہ تاکہ تم تذکر پا لو، اور یہ میرا صراط مستقیم ہے'

- آیات سے ایک نقطہ پتہ چلتا ہے: **اللہ کا راستہ متعدد نہیں بلکہ ایک**

لیکن ہم معنی لفظ: سبیل کا جمع بھی آیا ہے (سُبُل)

ایک مثلہ: اھدنا کے ترجمے میں اختلاف

کچھ شیعوں کا ترجمہ: صراط مستقیم کی طرف ثابت قدم رکھ

یعنی گویا ترجمہ کرتے ہیں: ثبّت علی صراط مستقیم

سنی: صراط مستقیم کی طرف ھدایت کر

اگر 'ثبّت' لیں تو کیا مسئلہ ہوگا:

قانون: اگر صحیح السند روایت نہ ہونے کی صورت میں ظاھر روایت لینے کے ہم پابند ہیں،

اھدنا : صیغۂ امر ہے: یعنی دعا ہے،

پس ظاھر معنی: ہمیں صراط مستقیم کی ھدایت دے،

یہ معنی ظاھر کے خلاف ہے۔

اگر اھدِ لیں تو کیا مسئلہ ہو گا:

اور دوسری طرف اگر ظاھر معنی لیں تو ایک اشکال:

یعنی مسلمان جو دعا کر رہا ہے وہ صراط مستقیم پر نہیں ہے!

مسئلہ کا حل

مرحلہ ا: صحیح السند روایت اگر موجود ہو تو خلاف ظاھر لے لیں گے (روایت اگلے ہفتے)*

ایک اور مسئلہ: خدا کے متعدد راستے؟

صراط کے لئے کبھی جمع کا صیغہ نہیں آیا (صراط مستقیم یا صراط السوی آیا ہے)

لیکن قران میں صراط کا ہم معنی لفظ: سبیل: اس کا جمع: سُبُل آیا ہے:

کبھی سبل السلام (سلامتی والے راستے) کبھی سبلنا (ہمارے راستے):

عنکبوت ٦٩: وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ

'اور جو لوگ ہماری راہ میں جہاد کرتے ہیں ہم ان کو ہدایت دیں گے ہمارے راستوں کی'

ابراهیم ۱۲ وَقَدْ هَدَانَا سُبُلَنَا

'ہم نے هدایت دی ہے اپنے راستوں کی'

مائدہ ۱۶ يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِي

'خدا ہدایت کرتا ہے قران کے ذریعے سے ان لوغص کی جو اس کے رضوان کی اطباع کرتے ہیں سلامتی والے ارستون کی طرف'

اس مسئلہ کا حل: کیسے خداتک رسائی کے متعدد راستے ممکن ہیں؟

(آغا خوئی نے بیان کیا): کیونکہ صراط مستقیم پر مختلف چیزیں ہیں :

جیسے: اللہ رسول ص، معاد، امامت، نماز وغیرہ پر ایمان رکھنا

اگر ان تمام چیزوں کو الگ الگ دیکھیں تو سُبُل کہنا صحیح ہوا

بظاہر اور کوئی توجیح ممکن نہیں۔

* پہلے مسئلہ کا جواب:

(فلسفی ایک قانون : فاقد الشی لا یعطی الشی)

اصل اعتراض: جب ایک چیز انسان کے پاس نہ ہو تب انسان اسے طلب کرتا ہے: ہدایت نہ ہو تو طلب کرے گا

آغا خوئی :۳ جوابات:، اور ان کا رد

۱۔کہ یہان اصل ترجمہ ہے: شیعوں والا ترجمہ: ثابت قدم رکھ

رد: خلاف ظاھر ہے

۲۔ہدایت سے مراد ہے ثواب

رد: خلاف ظاھر ہے یہ بلکہ معنیٰ ہی غلط ہے

غلط vs خلاف ظاھر

خلاف ظاھر: یعنی معنی ظاھر نہیں ہے لیکن صحیح کیا جا سکتا ہے

۳۔ ہدایت یعنی: اورہدایت یا ہدایت میں زیادتی

گویا ہدایت میں کمی اور زیادتی ہوتی ہے

مثال: باپ نے بیٹے کو ۱۰۰ رپے دئے

اب کہے مجھے ۱۰۰ رپے دو: صحیح ہے ایسا کہنا

رد: یہ بھی خلاف ظاھر ہے

آغا خوئیؒ کا جواب:

ہدایت کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ تکوینی: عالم کون و مکان میں کسی مادّے کو اس کے کمال تک پہنچانا

۲۰:۵۰ :قَالَ رَبُّنَا الَّذِي أَعْطَىٰ كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَىٰ

’ہم نے ہر چیز کو عطا کیا اس کی خلوق خلق کیا اور پھر اس کے کمال تک پہنچایا‘

(اب چاہے کمال تک جانے میں اس کا کمال شامل ہو یہ نہ ہو)

۲۔ تشریعی: اللہ کا ہمیں راستہ دکھانا

اس کی بھی دو قسمیں ہیں:

۱۔ عامّہ: ایک عمومی ہدایت جو مساوی طور پر سب لوگوں کو دی: جس میں ہر دین کا انسان شامل ہے

رسول کو بھیج کر، قران کو بھیج کر، عقل دے کر

قران اسے بیان کرتا ہے: انا ھدیناہ السبیل ام

'ہم نے اپنے راستے کی طرف ہدایت دی چاہو تو شکر کرنے والی بنو(راستے پر عمل کر کے) چاہے کفر کرو(ہدایت پر عمل نہ کر کے)'

ب۔ خاصہ: جو خاص لوگوں کو حاصل ہو

قران کی آیات میں:

انعام : ۱۴۹: قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ

'اللہ کے لئے حجت بالغہ ہے اگر وہ چاہے تو تم سب کو ہدایت دے دے'

بقرہ:۲۷۲: لَّيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ

'اے رسول ان کی ہدایت تمہارے اوپر نہیں ہے خدا جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے'

ایک اور اعتراض: یہ آیت جبر کے عقیدے کی تاعید کر رہی ہے

(جبر: اشاعرہ کا عقیدہ: جو کرتا ہے خدا کرتا ہے انسان کچھ نہیں کرتا ہے)

ایسے جبر کی تاعید کرتی ہے:اگر ہم گمراہ ہیں تو خدا نے ہدایت نہیں دی اس میں ہمارا کیا قصور

انعمت:انعام

مغضوب: غضب